جلد ۲۷ | مورخہ ۹ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ مطابق یکم مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۴۹

مسلمان عورتوں کو ارتداد کے لئے مجبور کرنیوالے علماء

وُہ علماء جن کی جہالت۔ اور کجروی کی وجہ سے نہ معلوم اس وقت کتنی مسلمان عورتیں اپنے خاندانوں کی عزت و آبرو کو برباد کرنے کے علاوہ ارتداد کے گڑھے میں گر کر اپنی آخرت بھی تباہ کر چکی ہیں۔ ان کے دل ابھی تک ٹھنڈے نہیں ہوئے۔ کیونکہ وُہ چاہتے ہیں۔ کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی برابر جاری رہے۔ وُہ خلع بل جو حال ہی میں اس فتنہ کو روکنے کے لئے مرکزی اسمبلی میں پاس ہوا ہے۔ اور جس کی رُو سے کسی عورت کو وبالِ جان خاوند سے علیحدگی حاصل کرنے کے لئے عیسائی یا آریہ بننے کی ضرورت نہ ہوگی۔ بلکہ وُہ مسلمان رہتی ہوئی عدالت میں اپنی مشکلات اور تکالیف پیش کر کے علیحدگی حاصل کر سکے گی۔ اس کی مخالفت میں "علماء" نے شور مچانا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے علماء کی جمعیۃ کے سکرٹری مولوی احمد سعید صاحب نے وائسرائے ہند کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ فسخ نکاح کا قانون اسمبلی میں شریعت اسلامیہ کے خلاف پاس ہوا ہے جہر بانی فرما کر اس کے نفاذ کی اجازت نہ دی جائے"۔

گویا جو کام مرکزی اسمبلی کے ہندو ممبر اپنا سارا زور صرف کرنے کے باوجود نہ کر سکے۔ اور جسے تمام ہندو پریس انتہائی شور مچانے کے باوجود سر انجام نہیں دے سکا۔ اسے جمعیۃ العلماء ہند کے ناظم صاحب بیک جنبش قلم کر دینا چاہتے ہیں۔ یعنی وائسرائے ہند کو ارشاد فرما رہے ہیں۔ کہ خلع بل جو مسلمان ارکانِ اسمبلی کی بے حد جد وجہد اور حکومت کی قابلِ شکریہ تائید کے ساتھ پاس ہوا ہے اسے مسترد کر دیا جائے۔

تار میں اگرچہ صرف اتنا ہی کہا گیا ہے۔ کہ یہ بل خلاف شریعت اسلامیہ پاس ہوا ہے۔ لیکن "جمعیۃ العلماء ہند کے واحد آرگن "الجمعیۃ" (۲۴ر فروری) میں اس کی کسی قدر تفصیل بھی دی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

"اس بل کی رُوح یعنی دفعہ ۶ جس میں مسلم جج کی شرط تھی۔ وُہ نکال دی گئی ہے"۔

نیز لکھا ہے۔ "غیر مسلم جج کے توڑنے سے ہرگز یہ بندش نہیں ٹوٹ سکتی اور طلاق یا خلع نہیں ہو سکتا۔ اب مسلمان سوچیں کہ جس حالت میں یہ بل مرکزی اسمبلی میں پاس ہوا ہے۔ وُہ ہماری مذہبی مشکل کو حل کرتا ہے۔ یا اس سے بھی زیادہ غلط پوزیشن میں ڈال دیتا ہے"۔

گویا ایک غیر مسلم جج اگر کسی شادی شدہ مسلمان عورت کو مرتد قرار دے کر نہ صرف اس کا نکاح فسخ کر دے۔ بلکہ اسے کسی آریہ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی وغیرہ کے سپرد کر دے تو علمائے کرام بخندہ پیشانی اسے برداشت کر لیں گے۔ اور اسے شریعت اسلامیہ کے عین مطابق قرار دیں گے۔ لیکن اگر کوئی غیر مسلم جج کسی عورت کے مسلمان رہتے ہوئے اپنی مشکلات پیش کرنے پر اسے ظالم اور جفا جو خاوند کے پنجہ سے رہائی دلائے۔ تو اس سے علماء کرام سخت مذہبی مشکل میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور شریعتِ اسلامیہ کا تو ان کے نزدیک کچھ باقی ہی نہیں رہتا۔ لیکن کیا کوئی باغیرت اور شریف مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ ماننے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ کہ اول الذکر صورت ثانی الذکر کی نسبت سے بہتر اور قابلِ برداشت ہے اور کیا اسلام کو خدا تعالےٰ کا کامل۔ اور سچا مذہب سمجھنے والا کوئی انسان یہ خیال میں بھی لا سکتا ہے۔ کہ شریعتِ اسلامیہ عورتوں کو ایسی مشکلات میں مبتلا کر دیتی ہے۔ جن سے مخلصی کی صورت سوائے اس کے کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ وُہ مرتد ہو کر دائرہ اسلام سے نکل جائیں۔

کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ ان علماء نے آج تک یہ تو کبھی مطالبہ نہیں کیا۔ کہ مرتد ہونے والی مسلمان عورتوں کے فسخ نکاح کا فیصلہ مسلم جج ہی کرنے کا مجاز ہو۔ اور کرتے بھی کیوں؟ جبکہ وُہ یہ فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ عورت کا مرتد ہو جانا اُسے اس پھندے سے فوراً نکال دیتا ہے جس میں ظالم خاوند نے اسے پھنسا رکھا ہو یعنی اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ تو مسلم یا غیر مسلم جج کا سوال اٹھانے کی انہیں ضرورت ہی کیا ہے؟ لیکن جب یہ صورت پیش ہو۔ کہ عورت مسلمان رہ کر خاوند سے علیحدگی حاصل کرنا چاہے۔ تو اس کے لئے ان کے نزدیک لازماً مسلمان جج ہونا چاہیئے۔ اور خاص کر طبقہ علماء میں سے۔ تاکہ وُہ انفساخ نکاح میں ہر ممکن رکاوٹ ڈال سکے ورنہ شریعت کی خلاف ورزی ہوگی۔

ہندو پریس اور ہندو ممبران اسمبلی نے اس بل کی کیوں مخالفت کی۔ محض اس لئے کہ اس کی وجہ سے مسلمان عورتوں کے ارتداد کا وہ راستہ بند ہو جائے گا۔ جو خانگی کشیدگی کے انتہا تک پہونچ جانے پر مرتد ہو کر نکاح فسخ کرانے کا تھا چنانچہ بھائی پرمانند جنہوں نے اسمبلی میں بھی اس بل کی سخت مخالفت کی اپنے اخبار "ہندو" (۱۶ فروری) میں لکھا:-

"مسلم عورت مذہب کو اس لئے ترک کیا کرتی تھی۔ کہ اس کے پاس اپنے بُرے خاوند سے چھٹکارا حاصل کرنے کا کوئی دوسرا راستہ نہ تھا اسے مجبوراً مذہب چھوڑنا پڑتا تھا بلکہ جیسا کہ بار بار زور دیا گیا ہے۔ مذہب کی یہ تبدیلی بالکل جھوٹی ہوتی تھی۔ اب چونکہ اسے طلاق حاصل کرنے کے لئے بے شمار راستے مل گئے ہیں اس لئے اسے مذہب تبدیل کرنے کی ضرورت نہ ہوگی نہ خواہش"۔

لیکن جمعیۃ العلماء ہند کو یہ گوارا نہیں کہ کوئی عورت مسلمان رہتی ہوئی خلع کرا سکے۔ وُہ اسے ضرور ارتداد کے گڑھے میں گرانا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ وائسرائے سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ خلع بل کو منظور نہ کیا جائے۔

حکومت علماء کے اس مطالبہ کو قبول کرے یا ٹھکرا دے۔ علماء نے اپنی ذہنیت غیرت اور حمیت کے متعلق شرمناک مظاہرہ کرنے میں دریغ نہیں کیا اور ہر بات کو شریعت کے خلاف یا شریعت میں مداخلت قرار دے کر وائسرائے کو نادر دے دینا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے کہ ان علماء نے انہیں کیسی کیسی غیرت کش مشکلات میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اور کس سرگرمی سے ان مشکلات کو جاری رکھنے میں کوشاں ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ فروری ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل کھانسی کی شکائت ہوگئی تھی۔ جس میں گو آج افاقہ ہے۔ لیکن ابھی کلی صحت نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحب کو درد شقیقہ اور زکام کی زیادہ تکلیف ہے۔ اور سیدہ ام وسیم احمد صاحب کے پاؤں میں ایسی چوٹ آئی ہے کہ چل پھر نہیں سکتیں احباب دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کل کالا افغاناں کے مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر چودھری غلام محی الدین صاحب بی۔ اے مع سٹاف اور بعض طلبا کے قادیان دیکھنے کے لئے آئے۔ اور آج واپس چلے گئے۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۹۳۹ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سبز اشتہار۔ تریاق القلوب۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم قادیان کے آریہ اور ہم بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ امتحان ماہ نومبر ۱۹۳۹ء میں ہوگا۔ احباب شمولیت کی درخواستیں جلد بھیجدیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

اخبار احمدیہ

آریوں کے جلسہ میں مساوات اسلامی پر تقریر

مہاشہ قومی اسد ھار سبھا پنجاب دینانگر کے سالانہ جلسہ پر ۲۶ فروری ۱۹۳۹ء کو ۴½ بجے سے چھ بجے شام تک مذاہب کی کانفرنس کی گئی۔ مضمون "میرے دھرم میں مساوات" تھا۔ قادیان سے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر شمولیت کے لئے گئے۔ اور ۲۰ منٹ تک مندرجہ بالا موضوع پر تقریر کی۔ جس میں آیات قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور خلفائے راشدین کے نمونہ سے ثابت کیا کہ حقیقی مساوات اسلام میں ہی ہے۔ آپ نے یہ بھی واضح کیا کہ دوسرے لوگ زمانہ کے اثرات سے متاثر ہو کر اب مساوات کی طرف آ رہے ہیں۔ لیکن اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل مساوات پیش کر دی تھی۔ (نامہ نگار)

درخواست ہائے دعا

(۱) چراغ الدین صاحب کوٹلی ترکھاناں ضلع سیالکوٹ اپنے بھائی کے۔ ای۔ اے۔ سی کے انتخاب میں آنے کے واسطے اور اپنی مشکلات سے رہائی کے لئے (۲) مرزا قدرت اللہ صاحب قادیان اپنی لڑکی سکینہ بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے (۳) مبارک احمد صاحب ڈار ناسنور کشمیر امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

سید امام شاہ صاحب کی وفات

والد صاحب مرحوم احمدیت کے شیدائی تھے۔ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ کو آپ موضع رام گڑھ سرداراں میں جو ہمارے موضع ملود سے قریباً دو میل دور ہے گئے۔ کیونکہ میرے ایک غیر احمدی بھائی وہاں رہائش رکھتے ہیں۔ وہاں آپ بیمار ہو گئے۔ بظاہر بیماری ایسی خطرناک نہ تھی۔ ۱۶ رمضان کو رات کے دو بجے اچانک آپ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجھے اطلاع دی گئی۔ میں چند احمدیوں سمیت گیا۔ اور اپنے بھائی سے مشورہ کیا انہوں نے کہا کہ یہاں ہی کفن و دفن کا انتظام کیا جائے۔ کیونکہ گاؤں کے قاضی سے ملکر تسلی کر چکا ہوں۔ کہ احمدیت کی وجہ سے کسی قسم کا فتنہ و فساد نہ ہوگا۔ لیکن عین وقت پر لوگ مزاحم ہوئے۔ اور قاضی کو بھی ڈرا یا دھمکایا۔ کہ کیوں اس نے رضامندی کا اظہار کیا۔ ان لوگوں کی سنگدلی کو دیکھ کر ایک شخص فضل حسین صاحب نے اسی دن بیعت کے لئے خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں بھیجدیا۔

مرحوم کا تقوےٰ و طہارت اس قدر لوگوں میں مشہور تھا۔ کہ ایک ہندو نے مبلغ دس روپے بھائی صاحب کی خدمت میں پیش کئے کہ گور و کفن پر خرچ کئے جائیں۔ آخر ہم لاش کو ملود لے آئے اور تجہیز و تکفین کی گئی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار ولی محمد ساکن ملود ضلع لدھیانہ

اعلان نکاح

میری لڑکی حمیدہ بیگم کا نکاح مستری عبدالرحیم صاحب قادیان سے ۱۹ دسمبر ۱۹۳۸ء کو پانصد روپیہ مہر پر مولوی سید احمد علی صاحب نے فرید کوٹ میں پڑھا۔ خاکسار مستری محمد حسین از ریاست فرید کوٹ

چندہ ادا نہ کرنے والوں کا جماعت سے اخراج

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ جن لوگوں کی طرف سے متواتر عرصہ تک چندہ وصول نہ ہو۔ ان کی مرکز میں فوراً رپورٹ کی جائے لیکن مرکز میں رپورٹ کرنے سے قبل افراد متعلقہ کو امیر یا پریذیڈنٹ مقامی باقاعدہ ایک ماہ کا نوٹس دیں۔ اگر وہ مقامی جماعت کی کوشش سے اصلاح نہ کریں۔ تو جماعت مقامی میں ان کا معاملہ پیش کر کے تعزیری کارروائی کے لئے مرکز میں رپورٹ کی جائے۔ چنانچہ اس فیصلہ کی تعمیل میں اس وقت تک ۷۱ احباب کو جماعت سے خارج کیا جا چکا ہے۔ دیگر جماعتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ ان میں بھی اگر کوئی چندہ کے تارک یا نادہندہ ہوں۔ اور باوجود جماعت کی کوشش کے اصلاح کی طرف توجہ نہ کریں۔ تو انکو ایک ماہ کا نوٹس بطور اتمام حجت دیکر اور ان کا معاملہ مقامی جماعت میں پیش کر کے تعزیری کارروائی کے لئے نظارت بیت المال میں بھجوا دیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں کا وجود جنہوں نے احمدیت میں داخل ہو کر بھی اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا اپنے لئے یا جماعت کے لئے کوئی فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔

ناظر بیت المال قادیان

الکتابُ وَالحِکمة

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۴۰۴) خیرِ اُمم

کنتم خیر امة اخرجت للناس۔ اس آیت میں امت محمدیہ کو بہترین امت کہا گیا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے ان کا اپنا خیال بمقابلہ بنی اسرائیل کے یہ ہے۔ کہ جب خاتم النبیین دنیا میں تشریف لایا۔ تو بنی اسرائیل نے کہا کہ ہم اسے نہیں مانیں گے۔ کیونکہ یہ ہم میں نہیں پیدا ہوا۔ لیکن مسلمانوں نے مسیح موعود کو جب دیکھا۔ تو کہا کہ ہم اسے نہیں مانیں گے۔ اس لئے کہ یہ ہم میں کیوں پیدا ہوا۔ بنی اسرائیل میں کیوں پیدا نہیں ہوا۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

ادھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے کتنا بڑا احسان مسلمانوں پر کیا۔ کہ ان میں سے ایک کو نبی بنا دیا۔ مگر آج کل کے مسلمان ہیں کہ ان کے ہاں بجائے شکرِ احسان کے ایک ماتم پڑا ہوا ہے۔ کہ ہم میں سے نبی کیونکر بن سکتا ہے۔ یہ تو صرف بنی اسرائیل کی شان ہے۔ کہ ان میں کا نبی ہو۔ اور ہماری اصلاح کرے۔ ہم میں سے صرف بُرے بن سکتے ہیں۔ لیکن نیک کوئی پیدا نہیں ہو سکتا۔

(۴۰۵) سورتوں میں ربط

سورتوں کی ترتیب میں مضمون کے ربط کا بڑا دخل ہے۔ اور قرآن مجید کی ہر سورت اپنی ماقبل اور مابعد سورت سے مضامین کے لحاظ سے تعلق رکھتی ہے۔ نمایاں نمونہ کے طور پر بقرہ۔ اور آل عمران۔ اخلاص۔ الفلق اور الناس کافرون اور نصر۔ اسی طرح بنی اسرائیل کہف۔ اور مریم۔ علاوہ مضامین کے بعض دفعہ ربط اور طرح بھی ثابت ہوتا ہے مثلاً سورۂ قمر اور رحمٰن میں جو متصل سورتیں ہیں۔ یہ بات خاص ہے۔ کہ دونوں میں بار بار اور مکرر آنے والی آیت موجود ہے۔ ایک میں ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر۔ دوسری میں فبای آلاء ربکما تکذبان۔ اسی طرح بعض خاص قصے یا نام پاس پاس والی سورتوں میں ملتے ہیں۔ جیسے قارون کا ذکر کہ قرآن مجید میں سورہ قصص اور اس سے اگلی سورۃ عنکبوت میں آتا ہے۔ اور دونوں سورتیں متصل ہیں۔

چوتھی وجہ ترتیب کی سورتوں کی لمبائی یا سائز ہے۔ قرآن مجید شروع ہوتا ہے لمبی اور آسان سورتوں سے اور رفتہ رفتہ ختم ہوتا ہے چھوٹی اور مشکل سورتوں پر۔ کیونکہ کسی کتاب کے شروع کا حصہ مبتدی کے لئے ہمیشہ آسان ہونا چاہیئے۔ اور آخری حصہ اس کے علم کے ساتھ ساتھ زیادہ مشکل ہونا چاہیئے۔

پانچویں وجہ ترتیب سور کی یہ ہے کہ شروع میں وہ حصۂ قرآن ہے۔ جو زیادہ تر قرونِ اُولیٰ کے لئے تھا۔ اور آخر کا وہ حصہ ہے۔ جو آخری زمانہ کے متعلق ہے۔

چھٹے یہ کہ ابتدا کی سورتیں احکام وغیرہ کی حامل ہیں۔ اور پچھلے حصہ کی پیشگوئیوں وغیرہ کی۔

ساتویں عموماً ایک قسم کے مقطعات والی سورتیں پاس پاس ہیں۔ مثلاً الٓمٓ والی سورتیں۔ بقرہ اور آل عمران ساتھ ساتھ ہیں۔ اور عنکبوت روم لقمان سجدہ دوسری جگہ جمع ہیں۔ اور الٓرٰ والی سورتیں سب ایک جگہ ہیں۔ جیسے یونس ہود۔ یوسف۔ ابراہیم اور حجر۔ علیٰ ہٰذا القیاس طٰسٓ اور طٰسٓمٓ والی تین سورتیں شعرا۔ نمل اور قصص اور حٰمٓ والی سات سورتیں سب اکٹھی ایک جگہ جمع ہیں۔ یعنی مومن۔ سجدہ۔ شوریٰ زخرف۔ دخان۔ جاثیہ اور احقاف۔

آٹھویں یہ کہ عموماً جو مضمون ایک سورہ کے آخر میں ہوتا ہے۔ اگلی سورت میں وہی مضمون شروع ہو جاتا ہے۔ مثلاً قیامہ کا آخر اور دھر کا شروع۔ یا واقعہ کا آخر (فسبح باسم ربک العظیم) اور حدید کا شروع (سبح للہ ما فی السمٰوٰت والارض) یا طور جو فسبحہ وادبار النجوم پر ختم ہوتی ہے۔ اور نجم جو والنجم اذا ھوی سے شروع ہوتی ہے۔ یہ تعلق کئی جگہ ظاہر اور صاف ہے۔ اور کئی جگہ مخفی۔ یہاں صرف تین مثالیں دے دی گئی ہیں۔

(۴۰۶) کامل یقین صرف الہام سے پیدا ہوتا ہے

قال اصحاب موسیٰ انا لمدرکون۔ قال کلا۔ ان معی ربی سیھدین۔ فاوحینا الی موسیٰ (شعراء) جب بنی اسرائیل مصر سے بھاگے۔ تو سمندر کے کنارے آکر اٹک گئے۔ راستہ آگے صاف نہ تھا۔ اس وقت پیچھے سے فرعون بھی مع لشکر قریب آ پہنچا۔ بنی اسرائیل کہنے لگے۔ کہ اب ہم پکڑے گئے۔ موسےٰ نے کہا ہرگز نہیں۔ میرے ساتھ میرا رب ہے جو ضرور مجھے مخلصی کی راہ دکھائے گا۔ پس خدا نے موسےٰ کی طرف وحی کی۔ کہ سونٹا مار اور اس خشک راستہ پر چلا جا۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کامل یقین صرف خدا کی وحی اور الہام سے پیدا ہوتا ہے۔ ورنہ انسان شکوک و شبہات میں ہی گرفتار رہتا ہے۔ اور اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن جب خدا کے الفاظ سنتا ہے۔ پھر ان کے ساتھ جو سکینت اور اطمینان قلب نازل ہوتا ہے۔ اسے محسوس کرتا ہے۔ پھر مصیبت سے رہائی پاتا ہے۔ پیشگوئی کو پوری ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور نصرت و امداد الٰہی اپنے شامل حال دیکھتا ہے۔ تو پھر کامل یقین اسے ملتا ہے۔ جو اور کسی طرح سے ملنا ممکن نہیں۔ ہاں یہ ضروری نہیں۔ کہ خود ہی سب باتیں حاصل کرے۔ نبی کی معرفت بھی جو باتیں چشم دید طور پر حاصل ہو جاتی ہیں۔ وہ ویسے ہی یقین کو مضبوط کرتی ہیں۔ جیسے کہ گویا ساری واردات خود اپنے پر گزری ہو۔

سمندر کے پار گزرنے پر جیسا موسےٰ کا ایمان خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت اور اس کی پیش گوئی پورا ہونے پر بڑھا۔ اسی طرح بنی اسرائیل کا یقین بھی زیادہ ہوا۔ بقول میرے ایک بزرگ دوست کے موسےٰ نے ایک واسطہ سے وہ خدائی الہام سنا تھا۔ (یعنی جبرائیل کے واسطہ سے) اور بنی اسرائیل نے دو واسطوں کے ذریعہ سے یعنی جبرئیل اور موسےٰ کے واسطہ سے وہ الہام سنا تھا۔ پھر دونوں نے اسے پورا ہوتے دیکھ لیا۔ اس سے دونوں کا یقین اور ایمان اور عرفان یکساں ہی بڑھا۔ ایک واسطہ کم و بیش ہونے سے اتنا کیا فرق پڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ جب الہام سناتے تھے اور حاضرین وقت سے پہلے اسے سنتے تھے۔ تو حضور کا فرشتہ ایک واسطہ ہوتا تھا۔ اور ہمارے دو واسطے پھر اس پیش گوئی کا انتظار کرتے۔ جب پوری ہو جاتی۔ تو حضور علیہ السلام کے ساتھ جماعت کو بھی وہی یقین اور ایمان حاصل ہوتا تھا گویا۔ نبی کے زمانہ میں خدا صرف نبی سے ہی کلام نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی جماعت بھی برابر کی شریک ہوتی ہے۔ نبی فرشتہ کے واسطہ سے وہ نشان حاصل کرتا ہے۔ اور جماعت دو واسطوں سے یعنی فرشتے اور رسول دونوں کے واسطے سے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نبی کے زمانہ کے لوگوں کے ایمان نہایت مضبوط ہوتے ہیں۔

غیر مبایع اکابر کا ذکر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور وحی میں

چودھری محمد اسمٰعیل صاحب نے پیغام صلح میں "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مشتبہ کیا جارہا ہے" کے عنوان سے جو سلسلہ مضامین شروع کیا ہے۔ اس کی بنیاد اس امر پر رکھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کی بعض روایات میں "جماعت کے موجودہ اختلاف کو مدنظر رکھ کر بہت سی رنگ آمیزی کی جارہی ہے۔ جو ہر ایک طرح سے پایۂ اعتبار سے گری ہوئی ہے" کیوں پایۂ اعتبار سے گری ہوئی ہے اس لئے کہ اس میں بعض ان لوگوں پر "زد" پڑتی ہے جنہیں چودھری صاحب موصوف صرف اس لئے "قدوسی" سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ کی بیعت کی۔ اور آپ سے ملتے رہے۔ مگر اس کو کیا کیا جائے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تحریریں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو بعد میں بالکل بے نقاب ہو گئے۔ آپ کی زندگی میں ہی ان میں کجی پائی جاتی تھی۔ جو روز بروز بڑھتی گئی ذیل میں ان تحریرات میں سے چند پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مکتوب چھپا ہے۔ جو آپ نے ایک شخص کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"میری نسبت آپ نے ...... کی جماعت کی طرف سے یہ پیغام پہونچایا تھا۔ کہ روپیہ کے خرچ میں بہت اسراف ہوتا ہے۔ آپ اپنے پاس روپیہ جمع رکھیں اور یہ روپیہ ایک کمیٹی کے سپرد ہو۔ جو حسب ضرورت خرچ کیا کریں۔ اور یہ بھی ذکر تھا۔ کہ اس روپے میں سے باغ کے چند خدمتگار بھی روٹیاں کھاتے ہیں۔ اور ایسا ہی اور کئی قسم کے اسراف کی طرف اشارہ تھا جسکو میں سمجھتا ہوں آپ نے اپنی نیک نیتی سے جو کچھ لکھا بہتر لکھا۔ میں ضروری نہیں سمجھتا کہ اس کا رد لکھوں۔ میں آپکو خدا تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں۔ جسکی قسم کو پورا کرنا مومنوں کا فرض ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی معصیت ہے۔ کہ آپ کی ...... تمام جماعت کو اور خصوصاً ایسے صاحبوں کو جن کے دلوں میں یہ اعتراض پیدا ہوا ہے۔ بہت صفائی سے اور کھول کر سمجھادیں کہ اس کے بعد ہم ...... کا چندہ بکلی بند کرتے ہیں اور ان پر حرام ہے اور قطعاً حرام ہے اور مثل گوشت خنزیر ہے۔ کہ ہمارے کسی سلسلہ کی مدد کے لئے اپنی تمام زندگی تک ایک حبہ بھی بھیجیں۔ ایسا ہی ہر شخص جو ایسے اعتراض دل میں مخفی رکھتا ہے اسکو بھی ہم یہی قسم دیتے ہیں۔ یہ کام خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور جس طرح وہ میرے دل میں ڈالتا ہے۔ خواہ وہ کام لوگوں کی نظر میں صحیح ہے یا غیر صحیح درست ہے یا غلط۔ میں اسی طرح کرتا ہوں۔ پس جو شخص کچھ مدد دیکر مجھے اسراف کا طعنہ دیتا ہے۔ وہ میرے پر حملہ کرتا ہے۔ ایسا حملہ قابل برداشت نہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ مجھے کسی کی بھی پروا نہیں۔ اگر تمام جماعت کے لوگ متفق ہو کر چندہ بند کریں۔ یا مجھ سے منحرف ہو جائیں تو وہ جس نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ وہ اور جماعت ان سے بہتر پیدا کر دیگا۔ جو صدق اور اخلاص رکھتی ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ ینصرک اللہ من عندہ۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء یعنی خدا تیری اپنے پاس سے مدد کرے گا۔ تیری وہ مدد کریں گے جن کے دل میں ہم آپ وحی کریں گے۔ اور الہام کریں گے۔ پس اس کے بعد میں ایسے لوگوں کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بھی نہیں سمجھتا۔ جن کے دلوں میں بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور کیا وجہ کہ انہیں جبکہ میں ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ جن کا ایمان ہنوز ناتمام ہے۔ مجھے وہ لوگ چندہ دے سکتے ہیں جو اپنے پکے دل سے مجھے خلیفۃ اللہ سمجھتے ہیں۔ اور میرے تمام کاروبار خواہ ان کو سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ ان پر ایمان لاتے۔ اور ان پر اعتراض کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ میں تاجر نہیں کہ کوئی حساب رکھوں۔ میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے۔ اس پر حرام ہے کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے مجھے کسی کی پروا نہیں۔ جبکہ خدا مجھے بکثرت کہتا ہے۔ گویا ہر روز کہتا ہے کہ میں ہی بھیجتا ہوں جو آتا ہے۔ اور کبھی میرے مصارف پر وہ اعتراض نہیں کرتا تو دوسرا کون ہے جو مجھ پر اعتراض کرے۔ ایسا اعتراض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی تقسیم اموال غنیمت کے وقت کیا گیا تھا۔ سو میں آپ کو دوبارہ لکھتا ہوں کہ آئندہ سب کو کہہ دیں۔ کہ تم کو اس خدا کی قسم ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اور ایسا ہی ہر ایک جو اس خیال میں ان کا شریک ہے۔ کہ ایک حبہ بھی میری طرف کسی سلسلہ کے لئے کبھی اپنی عمر تک ارسال نہ کریں۔ پھر دیکھیں کہ ہمارا کیا حرج ہوا اب قسم کے بعد میرے پاس نہیں کہ اور لکھوں۔

خاکسار مرزا غلام احمد"

(۲) اس طرح آپ مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کو ۶ مارچ ۱۹۰۸ء کے مکتوب میں لکھتے ہیں:۔

"آج جس قدر بعض لوگوں میں بدخیالات وظنون فاسدہ پیدا ہو گئے ہیں۔ میں ان سے کچھ آزردہ نہیں۔ اور نہ ایسے لوگ میری کارروائیوں کو کچھ نقصان پہونچا سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ دنیا میں ہمیشہ سے اکثر لوگ سریع التغیر اور کچے خیال کے ہوتے رہے ہیں۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بھی ہیں۔ مگر ایسے لوگ نہ اپنے شمول سے کچھ برکت زیادہ کرتے ہیں اور نہ اپنی مخالفانہ قیل وقال سے کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ انسان کے لئے اس کا حقیقی محاسب خدا تعالےٰ ہے۔ اگر وہ کسی پر ناراض ہو تو تمام دنیا مل کر اس بندہ کو اپنی مرادات میں کامیاب نہیں کر سکتی۔ اور اگر راضی ہو۔ تو اسکو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتی جو شخص حقیقت میں سچا اور زیر سایہ حمایت الہٰی ہو۔ اسکو کسی کی دوستی اور دشمنی کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ ہر ایک شخص اپنا جوہر ظاہر کرتا ہے نیک آدمی اپنی نیک باتوں اور وفاداری اور صدق اور صفا سے اپنی نیکوکاری کا ثبوت دیتا ہے اور بد آدمی اپنی بد افعال بدگمانی سے اپنے مادۂ بد کو ظاہر کرتا ہے اللہ جلشانہ نے فرمایا ہے۔ کل یعمل علیٰ شاکلتہٖ یعنے ہر شخص اپنے مادہ و فطرت کے مطابق عمل کر رہا ہے"

(مکتوبات مولوی عبداللہ صاحب سنوری صفحہ ۴۱ و ۴۲)

(۳) یہ مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے صرف اڑھائی پونے تین مہینے قبل کا ہے۔ جس سے اس واقعہ پر بھی بالواسطہ روشنی پڑتی ہے۔ جس پر پردہ ڈالنے کی مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ حقیقت اختلاف میں کوشش کی ہے۔ اس خط میں اس واقعہ کا ذکر بدیں الفاظ کیا گیا ہے

"حضرت صاحب نے اپنی وفات سے پہلے جس دن وفات ہوئی اسی دن بیماری سے کچھ ہی پہلے کہا۔ کہ خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ مجھ پر بدظنی کرتے ہیں۔ کہ میں قوم کا روپیہ کھا جاتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آج خواجہ صاحب مولوی محمد علی صاحب کا ایک خط لے کر آئے۔ اور کہا کہ مولوی محمد علی نے لکھا ہے۔ کہ لنگر کا خرچ تو تھوڑا سا ہوتا ہے باقی ہزاروں روپیہ جو آتا ہے۔ وہ کہاں جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ لوگ ہم کو حرام خور سمجھتے ہیں"۔ (صفحہ ۵)

اسی طرح اس سے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے اس بیان کی بھی تائید ہوتی ہے۔ جو انہوں نے اپنے رسالہ کشف الاختلاف میں درج کیا ہے سید صاحب مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جناب کو یاد ہوگا۔ جب میں نے جناب کو کہا تھا۔ کہ آج مجھے پختہ ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود ؑ نے گھر میں بہت اظہار رنج فرمایا ہے۔ کہ باوجود میرے بتانے کے کہ خدا کا منشا یہی ہے۔ کہ میرے وقت میں لنگر کا انتظام میرے ہی ہاتھ میں رہے۔ اور اگر اس کے خلاف ہوا۔ تو لنگر بند ہو جائے گا مگر یہ (خواجہ وغیرہ) ایسے ہیں۔ کہ بار بار مجھے کہتے ہیں۔ کہ لنگر کا انتظام ہمارے سپرد کر دو۔ اور مجھ پر بدظنی کرتے ہیں"۔ (صفحہ ۱۴)

اسی سلسلہ میں یہ بتا دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی میں بھی ان لوگوں کا ایسے رنگ میں ذکر موجود ہے۔ جس سے ان کی افسوسناک بلکہ عبرتناک حالت کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

(۱) "بعض بدقسمت ایسے ہیں۔ کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں۔ جیسے کتا مردار کی طرف۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں۔ جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۹۶)

(۲) "وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ الہام خاص دوستوں کیلئے ہے"۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۵)

(۳) "کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں۔ ۔ ۔ ۔ اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اس میں فتنہ انداز ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں۔ اور شفقت اور تودد سے مجھے فرماتے ہیں۔ کہ یا علی دعھم وانصارھم وزراعتھم۔ یعنی اے علی ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے منہ پھیر لے۔ اور میں نے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں۔ اور اعراض کے لئے تاکید کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ تو ہی حق پر ہے مگر ان لوگوں سے ترک خطاب بہتر ہے"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۰۷ و ۲۰۸)

(۴) "مولوی محمد علی صاحب کو رؤیا میں کہا۔ آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۷۸)

(۵) "رؤیا۔ دیکھا کہ مولوی محمد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ چلے جائیں۔ میں قادیان چلا گیا ہوں۔ اور میں وضو کر رہا ہوں۔ اور فکر میں ہوں کہ ہم کیوں چلے آئے۔ مچلکہ دیا ہوا تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب سے مشورہ کر لیتے"۔ (تذکرہ صفحہ ۷۶۹)

(۶) "میں نے دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آ رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی۔ اور کہا کہ بشپ جو پادریوں کا افسر ہے وہ بھی اس سے کام چلاتا ہے وہ چیز اس طرح سے ہے۔ جیسا کہ خرگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ۔ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے۔ اور نالی کے آگے قلم لگا ہوا ہے۔ اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے۔ جس سے وہ قلم بغیر محنت کے بہ آسانی چلنے لگتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے تو یہ قلم نہیں منگوایا مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا۔ میں نے کہا اچھا میں مولوی صاحب کو دیدوں گا" (تذکرہ صفحہ ۶۲۳/۶۸۵)

(۷) "میں نے دیکھا کہ خواجہ پاگل ہو گیا ہے۔ اور مجھ پر اور مولوی (نورالدین) صاحب پر مسجد کی چھت پر چڑھ کر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کسی کو کہا۔ کہ اس کو مسجد سے باہر نکال دو۔ مگر وہ خود ہی سیڑھیوں سے نیچے اتر گیا"۔

(رسالہ کشف الاختلاف)

شام چوراسی میں صداقت اسلام پر احمدی مبلغین کی تقریریں

۱۶ فروری کو گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل شام چوراسی پہنچے۔ ان کے آنے پر قصبہ میں مسلمانان شام چوراسی کی طرف سے منادی کرائی گئی۔ اور جلسہ کی کارروائی سبزی منڈی میں زیر صدارت شیخ مبارک احمد صاحب ۸½ بجے رات شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر نے مختصر سی تقریر کی جس میں جلسہ کی غرض بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہاں ایک عرصہ سے اسلام کے خلاف تقریریں کر کے آریوں نے مسلمانوں کے دلوں کو بہت مجروح کیا ہے۔ آج مسلمانوں کے زخمی دلوں پر مرہم لگانے کے لئے۔ یہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے تقریر شروع کی۔ جس میں آپ نے آریوں کے اسلام پر کئے ہوئے اعتراضات کے جواب دیئے۔ جلسہ دس بجے برخاست کیا گیا جس میں باوجود سخت سردی اور بارش اور آندھی کے حاضرین کی کافی تعداد تھی۔

پہلے دن کی طرح ۱۷ فروری کو قصبہ میں منادی کرائی گئی۔ اور جمعہ کی نماز مسجد شیخاں میں ادا کرنے کے بعد تین بجے جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی مولوی مبارک احمد صاحب نے آریوں کے اعتراضات کے جواب علمی رنگ میں دئے۔ پھر گیانی واحد حسین صاحب نے آریہ مذہب کے متعلق تقریر کی جس میں اسلام کو عالمگیر مذہب ثابت کیا اور آریوں کی حقیقت کو پبلک میں اچھی طرح پیش کیا۔ دوران تقریر میں ایک سکھ صاحب نے ایک حوالہ دیکھنا چاہا۔ جو دکھا دیا گیا۔ آریوں نے جلسہ میں گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر وہ ناکام رہے تقریر کے خاتمہ پر آریہ سماج کے سیکرٹری نے کہا۔ کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جب کہ اسے اجازت دے دی گئی۔ اس نے کہا۔ چونکہ آپ احمدی ہیں اور عام مسلمانوں کی نظر میں آپ کافر ہیں۔ اور دوسرے مسلمان آپ کے ساتھ مل کر کوئی کام کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیوں والہامات وغیرہ پر مناظرہ کریں۔ اس پر مسلمان پبلک کی طرف سے کہا گیا۔ کہ چونکہ یہ جلسہ عام مسلمانوں کی طرف سے ہے۔ اس لئے عام اسلامی مسائل پر مناظرہ کیا جائے نیز تمام مسلمانوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم احمدیوں کو مسلمان یقین کرتے ہیں۔ اور اسلام کے کام میں ان کا ساتھ دیں گے یہ بات سنکر آریہ واپس چلے گئے۔ حاضرین کی تعداد سات سو کے قریب تھی۔

رات کو ۸½ بجے پھر جلسہ شروع ہوا۔ جس میں گیانی واحد حسین صاحب نے قرآن اور وید کے مضمون پر تقریر کی اور ہر پہلو سے اسلام کو زندہ مذہب اور قرآن کریم کو زندہ کتاب ثابت کیا۔ اس کے بعد مولوی مبارک احمد صاحب نے اسلام کے فضائل پر تقریر کی۔ اس جلسہ میں کوئی آریہ شامل نہ ہوا۔

خاکسار۔ عبدالحکیم

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

برطانیہ اور فرانس کا اتحاد

ایوان عام میں لارڈ ایڈلیین نے برطانیہ اور فرانس کے تعلقات سے متعلق بحث کرنے کی تحریک پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم کے اس بیان کا خیر مقدم کیا جو ۶ فروری کو آپ نے دیا اور جس میں کہا تھا کہ فرانس اور برطانیہ متحدہ مفاد کی زنجیروں سے جکڑے ہوئے ہیں

لارڈ ہالیفکس وزیر امور خارجہ نے کہا کہ ملک معظم کی حکومت کا یہی نظریہ ہے آپ نے افسوس کیا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم کے ان الفاظ میں "ذہنی تخصیص" موجود ہے۔ مگر یہ خیال غلط ہے۔ برطانیہ اور فرانس کے متحدہ مفاد کی زنجیریں مضبوط و مستحکم ہیں۔ مگر یہ اتحاد کسی تیسری پارٹی کے لئے باعث اندیشہ نہیں ہے دونوں حکومتوں نے قیام امن کے لئے جو کام کئے وہ ثابت کرتے ہیں کہ دونوں امن کے قیام کے لئے بہت کوشاں ہیں اور ان کے اتحاد سے کسی کو اندیشہ نہیں۔ پھر آپ نے فرانس اور اٹلی کے اختلافات کے ذکر میں کہا کہ ایک حیثیت سے برطانیہ کا ان اختلافات سے کوئی تعلق نہیں اور دوسری حیثیت سے تعلق بہت گہرا ہے۔ فرانس اور برطانیہ کے تعلقات ہی صرف گہرے دوستانہ نہیں بلکہ حال ہی میں اٹلی اور برطانیہ کے تعلقات بھی گہرے دوستانہ ہو گئے ہیں اور اٹلی کی خواہش ہے کہ ان دوستانہ تعلقات کو مزید مضبوط بنایا جائے۔ اٹلی اور فرانس دونوں کے تعلقات برطانیہ سے دوستانہ ہیں۔ اور دونوں نے برطانیہ سے یہ نہیں کہا کہ وہ مداخلت کر کے مصالحت کرائے

پھر آپ نے کہا کہ غیر ممالک کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ گو برطانیہ امن عالم کا خواہاں ہے۔ مگر انگلستان میں ایسے اشخاص بھی ہیں جو جنگ چاہتے ہیں۔ اس لئے برطانیہ کی اسلحہ سازی کو بنظر اشتباہ دیکھنے کے اسباب موجود ہیں۔ لیکن یہ خیال سراسر غلط ہے۔ انگلستان میں کوئی ایسی پارٹی اور کوئی ایسا مدبر نہیں جو جارحانہ اقدام کا خیال کرتا ہو۔ ایسے خیالات رکھنے والے لوگ انگریز قوم کی فطرت سے آگاہ نہیں ہیں۔

فلسطین کانفرنس کے حالات

لنڈن ۲۲ فروری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وزیر مستعمرات مسٹر میکڈانلڈ نے عربوں کے مطالبات کے متعلق ایک بیان دیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس بیان میں وضاحت کی ہے کہ عربوں کے مطالبہ آزادی کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اس قسم کی مراعات دیدی جائیں گی کہ نظام حکومت میں انہیں بھی تھوڑا سا حصہ مل جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہودیوں کے داخلہ کی بندش کا جو مطالبہ عربوں کی طرف سے کیا گیا تھا اسے نامنظور کر دیا گیا ہے اور یہود کی کچھ تعداد کے فلسطین میں داخلہ کے متعلق ایک سکیم غور و خوض کے لئے پیش کی گئی ہے۔

فلسطین کانفرنس میں اب عام طور پر یقین کیا جا رہا ہے۔ کہ قضیۂ فلسطین کا حل صرف یہی ہو سکتا ہے کہ حکومت اپنے فیصلہ کا اعلان کر دے۔

۲۶ فروری کی لنڈن کی خبر مظہر ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ نے فلسطین سے متعلق جو عارضی سکیم مرتب کی ہے۔ اس سے عرب اور یہودی ڈیلی گیٹوں کو کل آگاہ کر دیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ فلسطین میں ایک ایسا نظام قائم کرنے کے سلسلہ میں پہلا قدم ہوگا۔ جس میں تمام شہریوں کو مساوی حقوق دئے جائیں گے یہودی اقلیت کو تحفظات دئے جائیں گے۔ اور ملک کی حفاظت کے متعلق برطانیہ سے معاہدہ کیا جائیگا۔ عارضی عرصہ کے لئے ایک لیجسلیٹو اسمبلی قائم کی جائے گی۔ جس میں عرب یہودی اور انگریز ممبر ہونگے۔ عربوں اور یہودیوں کو بھی وزارت میں شمولیت کے لئے دعوت دی جائے گی۔

فلسطین میں کیا ہو رہا ہے

برطانوی پارلیمنٹ میں مسٹر میکڈانلڈ نے بیان کیا۔ کہ گزشتہ چھ ماہ کے اندر فلسطین میں حالات کی بہتری کی رفتار سست رہی ہے۔ مگر پختہ یقین ہے۔ کہ باغیوں کی سرگرمیاں اب تقریباً بند ہو گئی ہیں۔ گو ابھی تک حالت مکمل طور پر تسلی بخش نہیں ہے فساد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین میں برطانوی فوجوں کو رکھنے کے لئے برطانوی ٹیکس دہندوں کو ۱۲۰۰۰ پونڈ کی زائد رقم ادا کرنی پڑے گی عشرق اردن کی سرحدی فوج کی امداد کے لئے ۱۱۳۰۰۰ پونڈ کی مزید رقم ادا کرنا پڑے گی۔ فساد سے پیدا شدہ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت فلسطین نے جو اخراجات کئے ہیں۔ ان کے سلسلہ میں اس کو ۸۸۷۰۰۰ پونڈ کی گرانٹ دی جائیگی۔

فلسطین میں حرم کی بے حرمتی کے متعلق برطانوی اخبارات نے جو بیان شائع کیا ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ فلسطین پر جب ترکی کا اقتدار تھا۔ تو اس وقت بھی حرم شریف کے اندر پولیس کی چوکی ہوتی تھی۔ اب بھی اسی طرح پولیس کی چوکی موجود ہے۔ یہ چوکی پچھلے تین سال کی بدنظمی کے دوران میں اٹھالی گئی تھی۔ لیکن مارچ ۱۹۲۹ء میں معلوم ہوا۔ کہ دہشت انگیزوں نے حرم کو اپنا مرکز بنایا ہوا ہے۔ بعض انقلاب پسندوں کے قبضہ سے جو دستاویزات برآمد ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ حرم شریف میں چند قتل کی وارداتیں ہوئیں۔ اور مسجد اقصیٰ میں بھی بعض اشخاص کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ نیز مسجد اقصیٰ کے مینار سے ایک برطانوی پولیس افسر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اس وجہ سے چوکی دوبارہ قائم کی گئی مسجد کے ایک شیخ نے حرم میں ایک کمرہ دیا ہے۔ جہاں پولیس کو سگرٹ پینے کی اجازت ہے۔ حرم میں پولیس کی تین چوکیاں ہیں۔ ہر چوکی پر چار عرب کنسٹیبل اور ایک برطانوی نان کمیشنڈ افسر رہتا ہے۔

شام اور لبنان میں فرانس کی جنگی تیاریاں

شامی پریس نے لکھا ہے کہ فرانس کے کمانڈر اعلیٰ متعینہ شام نے لبنان اور شام میں بڑے بڑے پوسٹر تقسیم کرائے ہیں۔ جن میں لکھا ہے۔ کہ دنیا کا ہر ملک اپنی فوجی تیاریوں میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کر رہا ہے۔ اس لئے شام اور لبنان کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ دفاعی تیاریاں کریں۔ اس وقت فرانسیسی حکومت کو تربیت یافتہ فوجیوں کی سخت ضرورت ہے۔ جو فوری ضرورت کے وقت کام آ سکیں۔ اس لئے ان ممالک کے لوگوں کو چاہئے۔ کہ اپنی دفاعی فوج کی تیاری میں نمایاں حصہ لیں۔ اور ہر وقت خدمات کے لئے تیار رہیں۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے فرانسیسی حکومت نے شام اور لبنان میں کئی جگہ فوجی سکول قائم کر دئے ہیں۔ ان میں داخل ہو کر نوجوانوں کو فوجی تربیت دینی چاہئے۔ لڑائی کے ہر روز نئے نئے طریقے نکل رہے ہیں۔ جن سے آگاہ رہنا ہر ایک محب وطن کا فرض ہے۔ یہی وقت ہے جب نوجوان اپنے ملک کی حفاظت کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ اگر اس وقت اس سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ تو جنگ چھڑ جانے پر کچھ نہ ہو سکے گا۔ اور اپنے ملک کو بچانا مشکل ہو جائیگا۔ اس لئے نوجوانوں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان سکولوں میں داخل ہو کر ملک کی دفاعی قوت میں اضافہ کا موجب ہوں۔

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۲ فروری سنہ ۲۹ء سے ۲۰ مارچ سنہ ۲۹ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۹ مارچ سنہ ۲۹ء سے قبل قیمت کی ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی۔ تو ۱۰ مارچ کو ان کے نام وی پی ارسال کر دئے جائیں گے۔ احباب کرام کا فرض ہے۔ کہ انہیں وصول فرمالیں۔ اور واپس کر کے سلسلہ کے آرگن کو نقصان نہ پہنچائیں۔ بعض احباب اسوجہ سے کہ وہ پہلے کسی وقت دفتر کو وی پی نہ کرنے کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں۔ اپنے نام پڑھنے کی تکلیف گوارہ نہیں فرماتے اور بعض کسی اور غفلت سے نام نہیں پڑھتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وی پی ان کے نام بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ کسی عذر کے ماتحت واپس کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح دفتر کو خواہ مخواہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ لہذا مندرجہ ذیل تمام احباب کی خدمت میں پر زور گزارش ہے۔ کہ وہ ۸ مارچ سنہ ۲۹ء سے قبل یا تو قیمت ارسال کر دیں۔ یا کم از کم ادائیگی کے متعلق دفتر کو اطلاع بھیجدیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کرینگے۔ ان کے نام وی۔ پی کر دیئے جائیں گے۔ اور پھر انہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ اور وی پی کے متعلق ان کی کوئی شکایت بجا نہ ہوگی

منیجر

(گذشتہ سے پیوستہ)

- ۱۴۱۷۶ - بیگم چوہدری سردار خان صاحب
- ۱۴۱۹۷ - مولوی کرم الٰہی صاحب
- ۱۴۱۹۹ - محمد رفیق صاحب
- ۱۴۲۰۳ - شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
- ۱۴۲۲۶ - محمد عبد اللہ صاحب
- ۱۴۲۴۹ - قمر احمد صاحب
- ۱۴۲۳۴ - اے کے چوہدری صاحب
- ۱۴۲۳۹ - محمد عباس صاحب
- ۱۴۳۶۰ - چوہدری فتح الدین صاحب
- ۱۴۳۹۶ - چوہدری غلام احمد صاحب
- ۱۴۴۰۲ - چوہدری عبد اللہ صاحب
- ۱۴۴۱۳ - منشی نذیر احمد صاحب
- ۱۴۴۲۳ - چراغ دین صاحب
- ۱۴۴۲۷ - سید مقبول احمد صاحب
- ۱۴۴۳۰ - سید فیاض دین صاحب
- ۱۴۴۳۲ - مولوی چراغ دین صاحب
- ۱۴۴۳۹ - ڈاکٹر فیض اللہ صاحب
- ۱۴۴۴۱ - بابو رحمت اللہ صاحب
- ۱۴۴۴۸ - بابو محمد حنیف صاحب
- ۱۴۴۵۵ - چوہدری فضل کریم صاحب
- ۱۴۴۷۱ - میاں محمد شفیع صاحب
- ۱۴۴۸۰ - مرزا ظفر احمد صاحب
- ۱۴۴۹۱ - چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
- ۱۴۴۹۵ - چوہدری وہاب دین صاحب
- ۱۴۵۰۰ - شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
- ۱۴۵۰۲ - شیخ کریم بخش صاحب
- ۱۴۵۰۵ - چوہدری احمد دین صاحب
- ۱۴۵۴۴ - فضل احمد صاحب
- ۱۴۵۶۹ - بی اے ملک صاحب
- ۱۴۵۷۰ - قاضی محمد رفیق صاحب
- ۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
- ۱۴۶۲۸ - منشی جھنڈے خان صاحب
- ۱۴۶۴۵ - چوہدری محمد اشرف صاحب
- ۱۴۶۴۶ - ملک مبارک احمد صاحب
- ۱۴۶۵۱ - چوہدری مقبول احمد صاحب
- ۱۴۶۵۶ - ماسٹر احمد خان صاحب
- ۱۴۶۵۷ - چوہدری سردار احمد صاحب
- ۱۴۶۶۱ - محمد حسین خان صاحب
- ۱۴۶۶۴ - میاں غلام احمد خان صاحب
- ۱۴۶۶۵ - خواجہ محمد اقبال صاحب
- ۱۴۶۶۶ - چوہدری بشارت احمد صاحب
- ۱۴۶۶۷ - میاں غلام محمد صاحب
- ۱۴۶۷۰ - سید یعقوب الرحمٰن صاحب
- ۱۴۶۷۴ - راجہ محمود امجد خان صاحب
- ۱۴۶۷۵ - میاں محمد مقبول احمد صاحب
- ۱۴۶۷۹ - عباس بن عبد القادر صاحب
- ۱۴۶۸۰ - چوہدری محمد شفیع صاحب
- ۱۴۶۸۶ - ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب
- ۱۴۶۹۷ - مولوی ظہور حسین صاحب
- ۱۴۶۹۸ - چوہدری فضل الٰہی صاحب
- ۱۴۷۰۰ - محمد سعید صاحب
- ۱۴۷۰۱ - بابو نور محمد صاحب
- ۱۴۷۰۳ - یگانہ سید انعام اللہ صاحب
- ۱۴۷۰۴ - شیخ قدرت اللہ صاحب
- ۱۴۷۱۰ - رانا فیض بخش صاحب
- ۱۴۷۱۵ - سید علی شاہ صاحب
- ۱۴۷۲۵ - چوہدری عطاء اللہ صاحب
- ۱۴۷۲۹ - حکیم محمد عبد اللہ صاحب
- ۱۴۷۳۴ - چوہدری خوشی محمد صاحب
- ۱۴۷۴۴ - چوہدری نصر اللہ خان صاحب
- ۱۴۷۵۱ - محمد اسمٰعیل صاحب
- ۱۴۷۵۳ - چوہدری عزیز الرحمٰن صاحب
- ۱۴۷۶۴ - غلام رسول صاحب
- ۱۴۷۶۸ - سید انتصار علی صاحب
- ۱۴۷۷۰ - انجمن احمدیہ
- ۱۴۷۷۸ - چوہدری عبد الغنی صاحب
- ۱۴۷۷۹ - چوہدری شریف احمد صاحب
- ۱۴۷۹۱ - عبد الرشید صاحب
- ۱۴۷۹۲ - حاجی غلام حسین صاحب
- ۱۴۷۹۳ - منشی محی الدین صاحب
- ۱۴۸۰۴ - میاں احمد الدین صاحب
- ۱۴۸۰۷ - بابو خواص خان صاحب
- ۱۴۸۱۵ - احمد زمان خان صاحب
- ۱۴۸۱۹ - چوہدری بہادر دین صاحب
- ۱۴۸۲۱ - میاں الف دین صاحب
- ۱۴۸۲۲ - مولوی شبیر احمد صاحب
- ۱۴۸۲۵ - ایم اے قادر صاحب
- ۱۴۸۲۶ - عبد القادر صاحب
- ۱۴۸۲۸ - نیاز احمد صاحب
- ۱۴۸۲۹ - چوہدری محمد دین صاحب
- ۱۴۸۴۰ - ہدایت علی شاہ صاحب
- ۱۴۸۴۶ - شیخ عبد العلی صاحب
- ۱۴۸۴۷ - محمد اسلم صاحب
- ۱۴۸۴۸ - میاں عبد الحمید صاحب
- ۱۴۸۵۰ - مظفر خان صاحب
- ۱۴۸۵۶ - ملک نصیر بخش صاحب
- ۱۴۸۵۸ - محمد شفیع صاحب
- ۱۴۸۹۴ - مولوی قمر دین صاحب

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب سنہ ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسکہ جاگیر سنگھ ولد مولا سنگھ ذات جٹ سکنہ سمبڑیال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ مؤرخہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مؤرخہ ۱۰ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار ستو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بوس نے ممبران ورکنگ کمیٹی کے استعفے منظور کر لئے ہیں۔ اور ان کو بذریعہ خطوط اس کی اطلاع بھیج دی ہے۔ چنانچہ کانگرس پارلیمنٹری سب کمیٹی بھی ٹوٹ چکی ہے۔ اور آچاریہ کرپلانی آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جنرل سکرٹری بھی نہیں رہے پارلیمنٹری سب کمیٹی کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے اس کے اختیارات باقی ماندہ دو ممبروں کو تفویض کر دیئے گئے ہیں۔

الہ آباد ۲۶ فروری۔ مصری وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا نے پنڈت جواہر لال نہرو کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ مصر کے سیاسی حالات کی نزاکت کی وجہ سے وہ حسب وعدہ کانگرس کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ ایک مصری وفد آئے گا۔ جو ہندوستان میں دو ہفتے ٹھیرے گا۔

بمبئی ۲۶ فروری۔ گاندھی جی راجکوٹ روانہ ہو چکے ہیں۔ اور رستہ میں آج یہاں ٹھیرے۔ سردار پٹیل اور آپ کے پرائیویٹ سکرٹری ساتھ ہیں۔ راجکوٹ میں آپ کو زیادہ سے زیادہ آسائش بہم پہنچانے کے لئے تیاری ہو رہی ہے

پیرس ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ سپین کی جمہوری حکومت نے مقابلہ کا خیال ترک کر دیا ہے۔ کمانڈر ان چیف نے فوجی قیادت ترک کر دی ہے میڈرڈ کا فوجی جو ابھی مقابلہ سے دست بردار ہو گیا ہے۔ اور اس طرح جنرل فرانکو کے رستہ سے تمام رکاوٹیں دور ہو رہی ہیں۔

بمبئی ۲۶ فروری۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگر راجکوٹ جا کر گاندھی جی اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوئے اور صلح نہ ہو سکی تو وہ واپس نہیں آئیں گے۔ بلکہ تحریک ستیہ آگرہ کی رہنمائی کرتے ہوئے وہیں قید ہو جائیں گے۔

سرینگر ۲۶ فروری۔ کشمیر اسمبلی میں ایک بل پیش ہونے والا ہے جس کے رو سے ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کرنا جرم قرار دیدیا جائیگا اس بل کا مسودہ اس وقت مہاراجہ صاحب کے زیر غور ہے۔

دہلی ۲۶ فروری۔ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں چودہری مولا بخش صاحب لاہوری نے یہاں جامع مسجد میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں عنقریب بمبئی جا کر مسٹر جناح کی کوٹھی پر پکٹنگ کرونگا۔ اور اس طرح انہیں مجبور کرونگا۔ کہ پریوی کونسل میں جا کر مقدمہ لڑیں۔ یا سر سکندر کو مجبور کریں کہ مسلمانوں کی مسجد ان کو واپس دلائیں۔

جھانسی ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ نامدھاری سکھوں نے مقامی آریہ سماج کو مطلع کیا ہے کہ وہ بھی حیدر آباد کے ستیہ گرہ میں شریک ہونگے

ناگپور ۲۶ فروری۔ سی پی گورنمنٹ نے تریپوری کانگرس کی مجلس استقبالیہ کے جنرل سکرٹری کو اس تمام اجتماع کا سپرنٹنڈنٹ مقرر کر دیا ہے۔ اور اجلاس کو پبلک اسمبلی قرار دے کر سپرنٹنڈنٹ کو اختیار دیا ہے کہ جس شخص کو چاہے اجلاس سے باہر نکال دے۔ اس کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کے لئے دو صد روپیہ جرمانہ یا ایک ماہ قید کی سزا رکھی گئی ہے۔

لاہور ۲۵ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں کورٹ فیس ایکٹ میں ترمیم کا ایک بل پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے فوجداری عدالتوں میں جو مقدمات دائر کئے جائیں۔ ان میں اسے کورٹ فیس نہ لگانا پڑے۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ اپوزیشن کے مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تریپوری اجلاس کے ایام میں پنجاب اسمبلی کا اجلاس ملتوی رہے وزیر اعظم نے لیڈر اپوزیشن کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ ۲۷ فروری کو اجلاس منعقد ہو کر بجٹ پیش کر دیا جائے گا۔ اور پھر اس کے بعد ۱۳ مارچ کو منعقد ہو گا۔

ناگپور ۲۶ فروری۔ گورنمنٹ سی۔ پی و برار نے کانگرس سیشن کے ایام میں پبلک تعطیلات کا فیصلہ کیا ہے نیز تمام سرکاری ملازمین کو بطور وزیٹر شامل ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔

حیدر آباد دکن ۲۶ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ کل ورنگل جیل میں فساد ہو گیا۔ جس میں ایک وارڈر اور ایک قیدی ہلاک اور تیرہ وارڈر و چار قیدی مجروح ہوئے۔ ایک سو قیدیوں نے اس فساد میں حصہ لیا۔ اور وارڈروں کو توڑ کر باقی قیدیوں کو رہا کرا دیا۔ فساد اس قدر شدید تھا۔ کہ پولیس کو گولی چلانی پڑی۔

شیلانگ ۲۶ فروری۔ آسام اسمبلی میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ پولیس کے ملازمین کو آئندہ کھدر کی وردی مہیا کی جائے۔ نیز پگڑی کے بجائے گاندھی ٹوپی پہنائی جائے۔

وارسا ۲۶ فروری۔ یہاں جرمنی کے خلاف شورش بڑھ رہی ہے طلباء نے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کر کے مطالبہ کیا۔ کہ جرمن مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔ بعض طلباء نے جرمن طلبا کے ایک کلب پر حملہ کر دیا۔ اور سامان توڑ پھوڑ ڈالا کئی دوسرے شہروں میں بھی ایسے مظاہرے ہو رہے ہیں۔

ہیگ ۲۶ فروری۔ ہالینڈ کی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے ایک جرنیل نے کہا کہ جاپان کے جزیرہ ہینان پر قبضہ کی وجہ سے ڈچ انڈیز کے لئے بہت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ حکومت سیام جاپانیوں اور اطالویوں کی مدد سے بحری بیڑا تیار کر رہی ہے۔ اس لئے ہمیں بھی جلد از جلد چھ نئے کروزر تیار کرنے چاہئیں۔

برلن ۲۵ فروری۔ جرمن گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ یہودی۔ سونے چاندی اور پلاٹینم کی بنی ہوئی تمام اشیاء۔ نیز ہیرے اور موتی فوراً اپنے اپنے ہاں کی میونسپلٹی کے پاس فروخت کر دیں۔

مردان ۲۵ فروری۔ سرحدی گاندھی نے اپنے اخبار پختون میں لکھا ہے کہ اب خدائی خدمت گار خود غرضیوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ میں نے انہیں بہت سمجھایا۔ مگر وہ سچی خدمت کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ان کو ان کی حالت پر ہی چھوڑ دیا جائے۔ جب ان کی حالت سدھر جائیگی تو پھر میں ان میں دورہ کرونگا۔ ورنہ نہیں

دہلی ۲۶ فروری۔ ڈسٹرکٹ جیل میں تین ہی قیدی سات روز سے بھوک ہڑتال پر ہیں۔ آج سے ان کو جبراً خوراک دی جانے لگی ہے۔ یہ تینوں کسی مقدمہ کی سماعت کے بغیر جیل میں بند ہیں۔ اس لئے انہوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ان کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔

کلکتہ ۲۶ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پنڈت نہرو نے ابھی تک اپنا استعفیٰ صدر کانگرس کے پاس نہیں بھیجا۔ اگر مسٹر بوس نے اپنے عائد کردہ الزام واپس لے لئے۔ تو وہ ان کے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ مسٹر بوس کی نئی ورکنگ کمیٹی کے ارکان میں مسٹر آئینگر۔ مسٹر نریمان۔ ڈاکٹر کچلو۔ مسٹر افتخار الدین۔ ڈاکٹر ستیہ پال۔ سردول سنگھ کویشر۔ مسٹر ایم۔ این۔ رائے۔ ڈاکٹر اشرف اور مسٹر سری پرکاش کا نام لیا جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۲۶ فروری۔ امریکن سینیٹ کی فوجی کمیٹی نے دفاع کے متعلق ایک بل کو متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے۔ جس کے رو سے آئندہ چار سالوں میں دس کروڑ پونڈ مالیت کی خام اشیاء جنگی ضروریات کے لئے درآمد کی جائیں گی۔

پیرس ۲۶ فروری۔ موسیو دلادیہ وزیر اعظم فرانس کا بیان سننے کے بعد چیمبر

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی